OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.*

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2022
Vol: 7, Issue: 26
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

قرآن پاک کے منظوم تراجم: خطہ پوٹھوہار کے تناظر میں خصوصی مطالعہ

Rhymed Translations of the Holy Quran:
A Research Study in Pothoharian Perspective

Abdul Ghafoor
Ph.D Scholar, Department of
Quran & Tafseer, Allama Iqbal Open University Islamabad:
abdulghafoor976@gmail.com

Muhammad Sajjad
Associate Professor, Department of Interfaith Studies, Allama Iqbal Open University Islamabad:
msajjadaiou@hotmail.com

Abstract

There are evidences of complete and partial translations of the Holy Qur’an are found in majority of languages in the world.Most of the languages in Subcontinent have been privileged with the translations of the Holy Qur’an.In Potohār region,scholars have rendered their services in prose and poetry and they rendered their services to the word of the God.Rhymed translations of the Holy Qur’an in Potohār are in various forms of poetry like bound verse,blank verse,free verse and ghazal.These rhymed translations are found in Urdu as well as in regional languages. There are two typs of translations found in this region,complete and partial translations.Some of these translations are word to word and some represent Qur’anic teachings.In this article,the attempt is to study the translations of the Holy Qur’an written in Potohār region.The purpose of this study is to consider the efforts for spread of Qur’anic teachings and their comprehension in Potohār.Moreover,it is to be assessed that who were the personalities who have given services for rhymed translations of the Holy Qur’an in Potohār.Rhymed translations of the Qur’an in Potohār are extinct because of having unavailable and unpublished.Due to these reasons,no researcher have yet conducted introductory and analytiacal study of these translations.The study of rhymed translations of holy Qur’an in the Potohār region is necessary in order to introduce poetic services of

the learns persons of Potohār in the field of rhymed translations of the Holy Qur'an,to gain knowledge about standard and authenticity of these translations?

Keywords: Rhymed, Potohār , Qur'an, Ghazal

دنیا بھر میں بولی جانے والی بیشتر زبانوں میں قرآن مجید[1] کے جزوی اور کلی تراجم کے شواہد ملتے ہیں۔ برصغیر پاک وہند میں جو زبانیں مروّج ہیں ان میں سے اکثر قرآنی تراجم سے بہرہ مند ہوئی ہیں۔ قرآن مجید کے یہ تراجم منثور اور منظوم[2] دونوں صورتوں میں ملتے ہیں۔ اس خطہ کے اہل علم نے بھی نثر اور نظم میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ زیرِ نظر مضمون میں قرآن مجید کے کامل اور جزوی منظوم تراجم کا تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے جو خطہ پوٹھوہار میں تحریر کیے گئے ہیں۔ ان منظوم تراجم میں اردو کے علاوہ علاقائی زبانوں کے چند تراجم کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اس تحقیقی مطالعہ کا مقصد خطہ پوٹھوہار میں قرآنی مطالعات کے فروغ اور تفہیمِ قرآن کے لیے کی جانے والی کاوشوں کا مختصر جائزہ لینا ہے۔ مزید یہ اندازہ لگانا مقصود ہے کہ خطہ پوٹھوہار میں کن شخصیات نے منظوم تراجمِ قرآن کی خدمات سرانجام دی ہیں؟ اس تعارفی اور تجزیاتی مطالعہ سے خطہ پوٹھوہار میں قرآن مجید کے تراجم کے حوالے سے ہونے والے کام کے بارے میں علم ہو گا کہ اس خطہ میں قرآنیات پر جس قدر کام ہوا ہے۔ ان تراجم میں فنی محاسن کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے؟ ان تراجم کی متنِ قرآن سے کس قدر مطابقت و موافقت ہے؟ اور ادبی چاشنی کس قدر ہے؟

خطہ پوٹھوہار میں دو طرح کے کامل اور جزوی منظوم تراجم ملتے ہیں۔ میاں محمد، نیساں اکبر آبادی اور محمد علی شجاع کے منظوم تراجمِ قرآن مکمل ہیں۔ محمد علی شجاع کا اردو میں منظوم ترجمہ اور انگلش میں منظوم تراجم کامل ہیں لیکن غیر مطبوعہ ہیں۔ جزوی تراجم کے سلسلے میں متعدد نام سامنے آتے ہیں. یہ جزوی تراجم چند سورتوں پر مشتمل ہیں جو کہ ترجمہ قرآن کے عنوان کے بغیر ان شعراء اور اہلِ علم کی کلیات یا عام منظوم کلام میں ایک جزو کے طور پر شائع ہوئے ہیں۔ یہ تراجم عدمِ دستیابی اور غیر مطبوعہ ہونے کی وجہ سے منظرِ عام سے غائب ہیں۔ یہ تراجم اردو کے علاوہ علاقائی

---

[1] قرآن مجید سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو خاتم النبیین ﷺ پر تقریباً تیئیس سال کے عرصہ میں جبرئیلؑ کے واسطے سے نازل ہوا۔

[2] منظوم مفعول کے وزن پر ہے۔ اس کا لفظی معنیٰ لڑی میں پرویا ہوا، جڑا ہوا ہے۔ اصطلاح میں کلامِ موزوں کو نظم کہتے ہیں۔ موزوں کلام کو کہتے ہیں۔ کلامِ موزوں نظم ہے۔ نظم کا متضاد نثر ہے۔ جس شعر اور کلام کا وزن بحر کے مطابق ہو اس کو کلامِ موزوں کہتے ہیں۔ علم العروض کے ماہرین نے اشعار کی جانچ کے لیے کچھ مخصوص کلمات کی مکرر تعداد مقرر کی ہے۔ اس وزن پر الفاظ کا آنا ضروری ہے۔ مزید دیکھیے ہاشمی، رفیع الدین، اصنافِ ادب، لاہور، سنگ میل پبلشرز، ط۲۰۰۸ء، ص16۔
Hashmī, Rafī' ud dīn, 'anṣāf e 'adab, Lāhore, sang e mīl publishers , 2008, p100.

زبانوں میں پابند نظم، معریٰ، آزاد نظم اور غزل کی ہیئت میں متنوع اصنافِ سخن میں موجود ہیں۔ان میں سے بعض تراجم لفظی ہیں۔ بعض تراجم قرآنی مفاہیم کی ترجمانی کرتے ہیں۔ان تراجم کا اسلوب وضاحتی اور سہل ہے۔اس تحقیقی مطالعہ میں راولپنڈی ڈویژن اور اسلام آباد[3] کے شہری اور دیہی علاقے کے اہلِ علم کے منظوم تراجمِ قرآن شامل کیے گئے ہیں۔ تاریخی اور جغرافیائی طور پر یہی خطہ پوٹھوہار کے نام سے مشہور ہے[4]۔اس خطہ کے ان اہلِ علم کے منظوم تراجم کو شامل کیا گیا ہے جن کا پیدائشی یا مستقل اقامتی تعلق اس خطہ سے ہے۔پوٹھوہار میں منظوم تراجمِ قرآن کا مطالعہ اس لیے ضروری ہے تاکہ اس علاقہ کے اہلِ علم کی قرآن مجید کی منظوم خدمات کا تعارف منظرِ عام پر آسکے اور ان تراجم کے معیار، استناد ادبی اور فنی محاسن کا جائزہ لیا جاسکے۔اس خطہ کے اہلِ علم کی منظوم تراجمِ قرآن پر کسی محقق نے اب تک کوئی تحقیقی کام نہیں کیا۔زیرِ نظر آرٹیکل میں ان وجوہات کی بِنا پر پوٹھوہار میں منظوم تراجمِ قرآن کو منتخب کیا گیا۔خطہ پوٹھوہار کے آٹھ مترجمینِ قرآن کے حالاتِ زندگی اور ان کے منظوم تراجمِ قرآن کے نمونے اختصار سے دیے گئے ہیں۔

ا۔منظوم ترجمہ قرآن روشن البرہان از میاں محمد میاں (متوفیٰ ۱۹۵۶ء)

مترجم کے احوال و آثار:

میاں محمد میاں تلہ گنگ ضلع چکوال کے محلہ شرق میں پیدا ہوئے۔ان کا تعلق اعوان خاندان سے تھا۔ان کا خاندان تلہ گنگ کے شرقی محلہ میں رہائش پذیر تھا۔ان کی پیدائش انیسویں صدی کے آخر میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔عصری تعلیم مڈل تک حاصل کی ۔میاں محمد شاعری کا اچھا ذوق رکھتے تھے۔میاں تخلص استعمال کرتے تھے۔عابد منہاس لکھتے ہیں:"شاعرِ اسلام میاں محمد میاں کا تعلق شرقی محلہ تلہ گنگ سے تھا"[5]۔وہ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔میاں محمد نے اپنی اس ذوق کو قرآن مجید کی خدمت کے لیے وقف کر دیا

---

[3] کرم حیدری، سرزمینِ پوٹھوہار، راولپنڈی، مکتبہ محمود، ط اول ۱۹۸۰، ص ۱۳۔
Karam Ḥayderī, sarzamīn e Pothohār Rawalpindī, maktabah al maḥmūd1980, p13

[4] منہاس، راجا امجد، پوٹھوہار نامہ، راولپنڈی، رمیل ہاؤس پبلی کیشنز، ط سوم ۲۰۱۷ء، ص ۳۹۔ منظور علی، پاکستانی زبانیں اور بولیاں، اسلام آباد، اکادمی ادبیات پاکستان، ط ۲۰۲۱، ص ۲۰۲۔
Amjad Minhās, Pothohār nāmah, Rawalpindī, Rumail publications,2017, p39.Manzūr ‘Alī, Pakistānī zubānain aūr būliān, ’Islāmābāb, ’academy adbiyyāt, 2021, p202.

[5] عابد منہاس، چکوال میں نعت گوئی، چکوال، کشمیر پبلی کیشنز تلہ گنگ روڈ، ط اول ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۷۔

اور ماہیے کی صنف میں پنجابی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ وہ قیامِ پاکستان سے قبل کوئٹہ میں رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد تلہ گنگ میں کچہری سے وابستہ رہے۔

منظوم ترجمہ کا تعارف

۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۷ء کے عرصہ میں انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ عابد منہاس لکھتے ہیں: "میاں جی نے ۱۹۳۵ء تا ۱۹۴۷ء پورے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا"[6]۔ اپنی زمین فروخت کر کے دس پاروں کا ترجمہ طبع کرایا جسے لکشمی آرٹ پریس راولپنڈی نے شائع کیا۔ میاں محمد نے اس ترجمہ کو کتاب روشن البرہان سے موسوم کیا۔ یہ دس پارے ان کی زندگی میں شائع ہوئے۔ بقیہ بیس پاروں کا منظوم پنجابی ترجمہ بھی مکمل ہو گیا تھا لیکن میاں محمد کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ پارے شائع نہ ہو سکے۔ ابتدائی دس پاروں کی فوٹو کاپی جہد مسلسل کے بعد مقالہ نگار کو ایک گمنام قدیم لائبریری سے مل گئی۔

ترجمہ کا اسلوب اور خصوصیات

۱۔ پنجابی زبان میں مکمل منظوم ترجمہ قرآن ہے لیکن فقط ابتدائی دس پارے دستیاب ہیں۔

۲۔ اس علاقہ میں قرآن کا پہلا دستیاب منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔

۳۔ ترجمہ میں تلہ گنگ کے مقامی لہجہ کے ساتھ پنجابی کے دیگر علاقائی لہجوں شامل کیا گیا

۴۔ یہ ترجمہ متنِ قرآن کے بغیر شائع کیا گیا.

نمونہ کے طور پر سورت مائدہ کی آیت وضو کا ترجمہ ملاحظہ کریں

يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ[7]

جد کھڑے ہو واسطے نماز کے بدن اپنا بناوے کوئی　　　میاں پاکی بِن نماز نہ ہوندی ایہ پک لگاوے کوئی

بس دھوؤ موہوں اپنے پھر ہتھ اپنے نہ حکم وسار بھائی

Ābid Minhās, Chakwāl main nāt goī, Chakwāl: Kashmīr publications Talagang road,2008,p107.

[6] ایضا

Ibid.

[7] المائدہ:۶

Al Qur'an :5:6

ہاتھوں کو عار کوں تک مسح کرو پھر سروں اپنے کو دلدار بھائی
پھر پاؤں اپنے ٹخنوں تک صاف کرنی ہے لازم سرکار بھائی
اگر ناپاک ہو تسی پھر نہا لو ہر ہدایت خود پوکار بھائی[8]۔

پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ متن کے ترجمہ کے بجائے اس کی تفسیر لگ رہا ہے۔

خالص لفظی ترجمہ کے بجائے قرآنی مفہوم کی ترجمانی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر لفظی ترجمہ کے قریب معلوم ہوتا ہے۔ ضرورت شعری کی وجہ سے قافیہ برقرار رکھنے کے لیے عموماً مصرعوں کے آخر میں قرآنی الفاظ سے زائد اضافہ جات بھی ملتے ہیں۔

۲۔ منتخب قرآنی سورتوں کا منظوم ترجمہ از محمد شریف نثار مرتضوی (متوفیٰ ۲۰۰۱ء)

محمد شریف نثار ۱۹۲۸ء میں موہڑہ راجوال تھوہا خالصہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم تھوہا خالصہ میں حاصل کی۔ ۱۹۵۰ء میں گورنمنٹ سکول میں معلم بھرتی ہوگئے۔ بچپن سے ان کا میلان شاعری کی طرف تھا۔ اسی کی دہائی میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ آپ نے پنجابی، پوٹھوہاری کے علاوہ اردو اور فارسی میں بھی شاعری کی۔ ان کا تخلص نثار ہے۔ سورت فاتحہ اور آخری پارہ کی سترہ سورتوں کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ان کی مطبوعہ کتب میں سے گوہر نایاب، دردِ دل اور دُرّ نجف ہیں۔ محمد شریف نثار ۳۰ جنوری ۲۰۰۱ء کو ۷۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے[9]۔

منظوم ترجمہ قرآن کا تعارف

یہ منظوم ترجمہ جزوی ہے۔ آخری پارہ کی اٹھارہ سورتوں، تعوذ، تسمیہ اور سورت بقرہ کی ابتدائی چند آیات کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ فنی لحاظ سے ردیف اور قافیہ کی پابندی کے ساتھ بحروں کے اوزان کا بھی لحاظ کیا گیا ہے۔ یہ منظوم ترجمہ ان کی منظوم کتاب گوہر نایاب میں دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں چند احادیث کا بھی منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ سابقہ آسمانی کتب اور قدیم مذہبی ادب کے تعارف پر بھی منظوم کلام موجود ہے۔ اپنی کتاب گوہر نایاب کے

---

[8] میاں محمد، روشن البرھان، راولپنڈی، لکشمی آرٹ پریس، ص ۷۰۔
Mian Muḥammad, Roshan ul burhān, Rawalpindī, Lakshmī Art press,p70.

[9] محراب خاور، تذکرہ شعراء پوٹھوہار، پشاور، گندھارا ہندکو اکیڈمی، طاول ۲۰۱۹ء، ص ۱۱۷۔
Miḥrāb Khāwar, Peshāwar, gandhārā hindko, academy, 2019, p117.

آغاز میں لکھتے ہیں: ''میری پہلی فکری کاوش قرآنی سورتوں، احادیثِ رسولِ مقبول حضرت محمد ﷺ اور سابق آسمانی صحائف کے ارشادات پر مشتمل منظوم ترجمہ گوہر نایاب کی صورت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہے''[10]۔

سورت کوثر کا ترجمہ بطورِ نمونہ پیشِ خدمت ہے۔

منظوم ترجمہ سورت کوثر

کوثر کیا ہے تمہیں عطا ہم نے دین و دنیا میں سدا آباد رہے گا
دی نبوت کتاب شرف ذریت تجھے خیرِ کثیر یہ یاد رہے گا
حکم فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَر اس پر عمل کر معبود شاد رہے گا
رکھ یقین کہ تیرا اشارد شمن ہے یہ وعدہ خدا بے اولاد رہے[11]۔

ا۔ سورت کوثر کے ترجمہ میں ردیف اور قافیہ کی پابندی کی گئی ہے۔
۲۔ محمد شریف نے مستند تراجمِ قرآن کو پیشِ نظر رکھ کر اردو میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔
۳۔ لفظی ترجمہ کے بجائے قرآنی مفاہیم کی منظوم ترجمانی کی گئی ہے۔
۴۔ ضرورت شعری کی وجہ سے مصرعوں میں اضافہ جات بھی ہیں

۳۔ منتخب قرآنی سورتوں کا منظوم ترجمہ از مولانا محمد ظہور الحق ظہور (متوفیٰ ۲۰۰۸ء)

مترجم کے احوال و آثار

مولانا حافظ ظہور الحق ظہور ۱۵ شعبان ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۲۳ء کو تحصیل فتح جنگ ضلع کیمل پور موضع جھنڈیال میں پیدا ہوئے۔ مولانا ظہور الحق کا خاندان خطہ پوٹھوہار میں علم و ادب میں مشہور تھا۔ ان کے والد مولانا غلام محمد مستند عالم اور فارسی ادبیات کے ماہر تھے۔ ان کے والد مولانا غلام محمد نے مرحوم نے اپنے گاؤں میں درس و تدریس اور اشاعتِ علم میں زندگی گزاری۔ فارسی زبان و ادب، فقہ کی ابتدائی کتب کی تعلیم اپنے والد سے اور عربی صرف و نحو کی ابتدائی کی تعلیم اپنے بھائی مولانا سیف الرحمٰن سے حاصل کی۔ علامہ قاضی شمس الدین سے علمِ منطق، علمِ معانی، فقہ، اصول الفقہ، اور عربی ادب کی تعلیم پنڈی گھیب ضلع اٹک میں حاصل کی۔ علومِ عقلیہ کی

[10] شریف نثار، محمد، گوہرِ نایاب، تھوہا خالصہ، بابِ رحمت پبلشرز، ط دوم ۱۹۹۰ء، ص ۷۔
Sharīf Nithar, Muḥammad, guhar i nāyāb, Tohā khalisah, bāb e raḥmat publisher,1990,p7.
[11] شریف نثار، محمد، گوہرِ نایاب، ص ۱۴۔
Sharīf Nithar, Muḥammad, guhar i nāyāb,p14.

تکمیل انہی ضلع گجرات سے کی۔ صحاحِ ستہ کی تعلیم دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی سے کی۔۱۹۴۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔علومِ شرقیہ کی تکمیل لاہور سے کی۔۱۹۶۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے جدید فارسی کے نصاب کی تکمیل کی[12]۱۹۵۳ء میں محکمہ تعلیم پنجاب میں تدریس سے وابستہ ہوئے۔۱۹۶۶ء میں فیڈرل گورنمنٹ سیکنڈری سکول نمبر ا میں بحیثیت استاذ ادبیات واسلامیات تدریس کی۔ درج ذیل کتب مطبوعہ ہیں۔ حرفِ محبت فارسی اشعار کا مجموعہ مطبوعہ ۱۹۷۳ء، رہ آورد سفر یہ فارسی نثر میں دس روزہ دورہ ایران کی روئیداد ہے، نقشِ خیال فارسی میں شعری مجموعہ، زمزمہ حق اردو شعری مجموعہ، دیداری از ایران فارسی نثر میں دورہِ ایران کا سفر نامہ، درسِ توحید اور اقلیمِ نبوت ان کی تصانیف ہیں۔کلیاتِ ظہور کے نام سے ان کا شعری مجموعہ مرتب ہو چکا ہے۔ غزل، حمد مناقب پر منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ ظہور الحق ۱۹ اگست ۲۰۰۸ء کو اسلام آباد میں فوت ہوئے۔

منظوم ترجمہ قرآن کا تعارف

مولانا ظہور الحق نے اپنی شاعری کو دینی خدمات کے لیے وقف کیا۔ قرآن مجید کے منتخب حصوں کی منظوم ترجمانی کی ہے۔ آیۃ الکرسی[13]، سورت فاتحہ اور سورت اخلاص کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا اور یہ رسالہ تعلیم القرآن میں شائع ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ کلیاتِ ظہور میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ خطہ پوٹھوہار میں ان کے جزوی ترجمہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ ایک عالم ہونے کے ساتھ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔ان کا منظوم ترجمہ ایک مستند عالم اور صاحبِ فن شاعر کا کام ہے۔ جہاں تک شاعری کا تعلق ہے ظہور صاحب کو یہ صلاحیت فطرت کی طرف سے ودیعت ہوئی ہے۔

منظوم ترجمہ قرآن کا منہج واسلوب اور خصوصیات

ا۔ ظہور الحق نے قرآن پاک کے عربی متن کے بغیر تین سورتوں کا معریٰ ترجمہ ہے۔ کسی بھی سورت کے ترجمہ کے ساتھ تفسیری حواشی نہیں دیے گئے

---

[12] رؤف امیر، کلیاتِ ظہور، راولپنڈی، مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار، ص ۱۴۔ جنید آذر، اسلام آباد ادبی روایت کے پچاس سال، ص ۲۳۳۔
Ra’uf ’Amīr, kuliyyāt e Zahūr, Rawalpindī, maktbah rashīdiah rāja bāzār, p14. Junaid ‘Ādhar, ’Islāmābād, ’adabī ravayāt, pachas sal,p223.

[13] آیۃ الکرسی تیسرے پارہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۵۵ پر مشتمل ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدہ لاشریک ہونے اور اس کی الوہیت کا تذکرہ جامع انداز میں کیا گیا ہے۔

۲۔ زیرِ نظر ترجمہ مولانا ظہور الحق کی علمی اور قابلِ قدر کاوش ہے۔ وہ گونا گوں اوصاف سے متصف ہیں۔۔ ہر دو زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں۔ فارسی اور اردو اور عربی زبانوں کے صرف و نحو اور بلاغت کے اصولوں سے گہری واقفیت تھی

۳۔ خطہ پوٹھوہار میں ایک مستند عالم اور شاعر کا براہِ راست قرآن مجید کے عربی متن سے اردو میں تین سورتوں کا منظوم سہل اور عام فہم ترجمہ ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی توحید پر مشتمل سورتوں کا منظوم مفہوم پیش کیا گیا ہے۔

۵۔ آیت الکرسی کا منظوم ترجمہ قافیہ کی پابندی کے ساتھ لفظی ترجمہ کے قریب ہے۔

۶۔ ان کے ترجمہ قرآن میں الفاظ کے انتخاب میں محتاط رویہ دکھائی دیتا ہے۔ قرآنی متن کا کامل مفہوم ذکر کیا گیا ہے اور ترجمہ سے کامل ابلاغ ہو رہا ہے۔

نمونہ کے طور پر آیۃ الکرسی اردو میں منظوم ترجمہ درج ذیل ہے۔

آیۃ الکرسی کا منظوم ترجمہ (ترانہ توحید)

اے خدائے لم یزل اے خالقِ ارض و سما
بندگی کا مستحق کوئی نہیں تیرے سوا

امتدادِ دہر کا کچھ بھی نہیں تجھ پر اثر
سب جہاں فانی، فقط زیبا تجھے شانِ بقا

تجھ پہ غالب ہو کبھی خواب گراں، ممکن نہیں
اونگھ تک بھی آ نہیں سکتی تجھے اے کبریا

ہے فقط تیرے تصرف میں یہ ساری کائنات
جن و انسان و ملک، شمس و قمر، ارض و سما

بے اجازت کر سکے کوئی سفارش، کیا مجال؟
ہیں ترے در کے گدا سب انبیاء و اولیاء[14]

ظاہر و باطن پہ ہے تیری نظر ہر حال میں
اے خدا ہے ذرہ ذرہ تیرے آگے برملا

تیری معلومات پر ہوتا نہیں کوئی محیط
ہاں مگر جتنا کسی کو خود بخود تو دے بتا

سلطنت حاوی زمین و آسماں پر ہے تری
مالکِ ہر دوسرا کوئی نہیں تیرے سوا

ہیں فقط تیری حفاظت میں زمین و آسماں
تجھ پہ کچھ مشکل نہیں ان کی حفاظت اے خدا

ذرے ذرے میں تری شانِ خدائی کا ظہور
پتا پتا دے رہا ہے تیری عظمت کا پتا

[14] یہ آیت کا ترجمہ نہیں ہے اس کو بطور تفسیر شامل کیا گیا ہے اور ضرورتِ شعری کے لیے مصرعہ بڑھایا گیا ہے

تنقیدی جائزہ:

آیۃ الکرسی کا منظوم ترجمہ دس اشعار اور بیس مصرعوں پر مشتمل ہے اور یہ ترجمہ بحر رمل میں ہے۔ آیت الکرسی کے منظوم ترجمہ کا عنوان ترانہ توحید تجویز کیا گیاہے۔۔ آیت الکرسی کا ترجمہ غزل کی ہیئت میں لکھا گیا ہے۔اس میں موزونیت ہے اور حلاوت ہے۔روز مرہ بول چال کے قریب ہے۔ آخری شعر میں صنعتِ تکرار استعمال کی ہے۔ صنعتِ تضاد بکثرت استعمال کی ہے۔ صنعتِ استفہام بھی استعمال کی ہے۔ آخری شعر میں اپنے تخلص کا خوبصورت انداز میں ذکر کیاہے آخری مصرعہ میں تخلص کو خوبصورت طریقہ سے ذکر کیا گیاہے۔

۴۔ منتخب آیات کا منظوم ترجمہ از پیر نصیر الدین نصیر (متوفیٰ ۲۰۰۹ء)

مترجم کے احوال و آثار

پیر نصیر الدین نصیر ۲۲ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۴۹ء کو خطہ پوٹھوہار کے معروف گاؤں گولڑہ ضلع راولپنڈی میں پیر سید غلام معین الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ پیر نصیر الدین نے ابتدائی تعلیم گولڑہ میں حاصل کی۔ ۱۹۹۷ء سے وفات تک درگاہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین تھے۔ آپ مردم خیز خطہ پوٹھوہار کے نابغہ عصر تھے۔ آپؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم مدرسہ آستانہ عالیہ گولڑہ شریف میں حاصل کی۔ علم اور معرفت الٰہی کے ماحول میں آپ نے آنکھ کھولی اور اسی شریعت اور طریقت کے علمی میدان میں جوان ہوئے۔ درسی کتب کی تعلیم مولانا فتح محمد گھوٹوی اور احادیث مبارکہ میں صحاحِ ستہ کی تکمیل مولانا فیض احمد سے کی[15]۔ پیر نصیر الدین اردو اور فارسی کے قادرالکلام شاعر ہیں۔ بحر اور اوزان سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔ آپ کا تعلق ایک صوفی خانوادے سے تھا۔ خانقاہی نظام میں پیدا ہونے والی خرابیوں کی اصلاح رباعیات میں کی ۔ پیر نصیر الدین نے اپنے دور کے خانقاہی نظام اور معاشرے کی اصلاح کے لیے رباعیات میں اپنے اصلاحی اور دعوتی پیغام کو سمودیا ہے. پیر نصیر الدین نصیر ۱۷ صفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۳ فروری ۲۰۰۹ء کو فوت ہوئے۔

[15] نصیر الدین، گیلانی، رنگِ نظام رباعیات، گولڑا شریف، مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہ غوثیہ مہریہ، ط اول ۲۰۱۹، ص ۲
Naṣīr ud dīn, gailānī, rang e niẓām Rubā'iyyāt , Golrah sahrīf, Maktabah Mahriyyah Naṣīriyyah, Dargāh Ghauthiah Mahriyyah, !st Publication 2019, p2.

منظوم ترجمہ قرآن کا تعارف:

پیر نصیر الدین نصیر گیلانی نے قرآن مجید کا مستقل طور پر منظوم ترجمہ قرآن نہیں کیا۔ صرف منتخب آیات کا ترجمہ رباعیات میں کیا ہے۔ دو سے زائد رباعیات ایسی ہیں جن کا تعلق قرآن مجید کی آیات سے ہے۔ بعض اوقات صرف آیت کا ایک ٹکڑا ذکر کرتے ہیں اور اس کی رباعی میں ترجمانی کرتے ہیں۔

آپ نے رباعیات میں درج ذیل امور کا لحاظ کیا ہے۔

۱۔ ترجمہ بشمولِ اندراجِ متن　　　۲۔ اندراجِ عنوان۔

۳۔ رباعی کی صِنف میں ترجمہ کیا گیا۔　　　۴۔ منظوم تفہیمی و تشریحی ترجمہ کیا گیا۔

پیر نصیر الدین نصیر کی رباعی میں کمال یہ دکھایا گیا ہے کہ آیت کی روح اور غایت کو رباعی کا عنوان دیا ہے۔ سورت اعراف کی آیت نمبر ۱۹۴ کی رباعی میں ترجمانی کی ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ عِبادٌ أَمْثالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ [16]۔ ترجمہ: بے شک اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں۔

اصلی داتا سے مانگ

رزّاقِ جہاں، ربِّ تعالیٰ وہ ہے　　　جوّاد و غنی، برتر و بالا وہ ہے

کیوں مانگ رہا ہے مانگنے والوں سے　　　اللہ سے مانگ دینے والا وہ ہے

اس رباعی میں ردیف تعالیٰ، بالا اور والا کے الفاظ ہیں اور ردیف "وہ ہے" استعمال کیا گیا ہے۔ سورت اعراف کا مذکورہ بالا ترجمہ بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف ابتر میں ہے جو رباعیات کے ساتھ خاص ہے۔

۵۔ منتخب قرآنی سورتوں کا منظوم ترجمہ از صفدر علی قریشی (متوفیٰ ۲۰۲۱ء)

مترجم کے حالاتِ زندگی

صفدر علی قریشی ضلع گجرات کے موضع ٹھٹھہ موسیٰ جلال پور میں ۱۳ فروری ۱۹۴۶ء کو اللہ دتہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق ایک دیندار گھرانے سے تھا۔ بچپن ہی سے دینی رجحان رکھتے تھے۔ ثانوی تعلیم اسلامیہ ہائی

---

[16] الاعراف: ۱۹۴

Al Qur'an ,7:194

سکول جلال پور جٹاں سے حاصل کی[17]۔ معاش کی تلاش میں راولپنڈی آئے اور ۱۹۶۳ء میں خطہ پوٹھوہار میں محکمہ تعلیم میں تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ دورانِ ملازمت مختلف اساتذہ سے استفادہ کیا۔ دینی علوم بالخصوص قرآن مجید کے ترجمہ میں مولانا ابو مسعود حسن علوی سے خصوصی استفادہ کیا۔ تدریس کے ساتھ راولپنڈی کی ادبی محافل سے بھی منسلک رہے۔ حلقہ اربابِ ذوق راولپنڈی کے سیکرٹری بھی رہے۔ ۱۹۹۶ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔ تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا۔ بچپن سے ہی شاعری کا ذوق تھا۔ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی میں تصنیفی کام میں مصروف رہے۔ ۷ اکتوبر ۲۰۲۱ء کو فوت ہوئے۔

مطبوعہ وغیر مطبوعہ تصانیف:

عالمی اشتقاقی ڈکشنری، قرآنی عربی کی اشتقاقی ڈکشنری[18]، عربی مصادر ومشتقات، قرآنی قصے، بالِ جبریل کا منظوم ترجمہ، انسان کی کہانی قرآن کی زبانی، نماز کا اردو اور پنجابی میں منظوم ترجمہ اور ساڑھے تیرہ سو قرآنی مادوں پر مشتمل کتاب صدر المصادر تالیف کیں۔ صفدر قریشی نے سورت یٰسین کا قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ آزاد نظم میں اردو منظوم ترجمہ کیا ہے۔ آزاد نظم میں سورت یٰسین آیت نمبر 23،22 کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بھلا اس کی عبادت سے مجھے پھر عذر کیا ہوگا مجھے پیدا کیا اس نے
اسی جانب سب کو لوٹ جانا ہے تو کیا اس کے سوا میں اور کو اپنا خدا مانوں؟

صفدر قریشی نے سورت فاتحہ، آیۃ الکرسی اور سورت اخلاص کے اردو میں پابند نظم میں منظوم تراجم کیے ہیں۔

سورت فاتحہ کا منظوم پنجابی ترجمہ

سچے رب دے واسطے حمد و ثنا جہڑا پالن ہار وے سنسار دا
ساریاں توں مہربان سب توں رحیم اوای ے سارے کریماں توں کریم
ہے خدا ای مالک روزِ جزاء اوسے نوں اندازہ اے اعمال دا

---

[17] مضمون نگار نے ۱۳ ستمبر ۲۰۲۱ء کو صفدر قریشی کی وفات سے تین ہفتے قبل ان کے گھر میں ملاقات کی اور ان کے کام کے بارے میں تفصیلی انٹرویو کیا۔ ان کا قرآنیات پر کافی کام ہے۔

[18] قرآنی عربی کی اشتقاقی ڈکشنری میں پارہ نمبر ۳۰ کے الفاظ ومشتقات کی چند عجمی اردو، فارسی، پنجابی، ہندی اور انگریزی صورتوں کی نشان دہی کی گئی ہے۔ سبز رنگ میں الفاظ کے مادے اور مشتقات دکھائے گئے۔ قرمزی رنگ میں ان مشتقات کے معانی اور سرخ رنگ میں عربی متبادلات اور عجمی ابدال کی نشاندہی کی گئی ہے۔

اس فقط کرنیں آں تیری بندگی — استعانت منگدے آں بس تیری
سیدھا رستہ اے خدا دکھا اساں — بخش دے دنیا جہاں دیاں نعمتاں
اونہاں خوش بختاں دی سانوں راہ وخا — جہڑیاں نوں نعمتاں ہویاں عطا
جہڑیاں تے غصے ہو یا ایں ربا — ایسے گمراہواں دے رستے توں بچا

تنقیدی جائزہ:

۱۔ یہ ترجمہ بحر رمل مسدس محذوف میں ہے

۲۔ پنجابی زبان میں آسان اور عام فہم الفاظ میں سورت فاتحہ کا منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔

۳۔ اس ترجمہ کو لفظی ترجمہ کی بجائے توضیحی ترجمہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔

۶۔ منتخب قرآنی سورتوں اور آیات کا منظوم ترجمہ از سعید اکرم

مترجم کے احوال و آثار

پروفیسر محمد سعید اکرم چکوال کے نواحی گاؤں سہگل آباد میں ۱۹۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے ہائی سکول سے حاصل کی۔ چکوال کالج سے ایف۔ ایس۔ سی کیا اور ۱۹۶۳ء میں چکوال کالج سے بی ایس سی بھی کیا۔ ۱۹۶۶ء میں پنجاب یونی ورسٹی سے بی یڈ بطور ریگولر طالب علم پاس کیا۔ ہائی سکول میں میں ایس ایس ٹی ملازمت مل گئی۔ ایم اے اردو پنجاب یونیورسٹی سے بطور پرائیویٹ امیدوار پاس کیا۔ ۱۹۸۴ء میں پیر پھلاہی کالج ضلع چکوال میں اردو کے لیکچرار تعینات ہوئے۔ ۱۹۹۲ء میں چکوال کالج میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر تبادلہ ہو گیا۔ ۲۰۰۰ء میں ملازمت سے سبک دوش ہوئے اور اپنے گاؤں میں الہدیٰ پبلک سکول کے پرنسپل کے طور پر کام شروع کیا۔ تصنیف و تالیف کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ ”تیرا وجود الکتاب“ تصنیف کی ہے۔

منظوم ترجمہ قرآن کا تعارف

اس کتاب میں مصنف نے ان آیات کا منظوم ترجمہ شامل کیا ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی توصیف وثنا کی ہے یا آپ ﷺ سے مکالمہ کیا ہے۔ آپ نے ”تیرا وجود الکتاب“ میں سو سے زائد آیات کا آزاد نظم میں ترجمہ

کیاہے[19]۔یہ منظوم ترجمہ قرآن مجید کے منظوم تراجم اور نعت کے میدان میں ایک نیا اضافہ ہے۔سورت کوثر کی پہلی آیت کا ترجمہ نمونہ کے طور پر ملاحظہ کیجیے:

نہیں کچھ اس میں شک ہم نے محمد ﷺ کوثر و تسنیم تیرے نام کر دی ہیں[20]

خصوصیات:

اس کتاب میں آیات اور سورتوں کا ترجمہ آزاد نظم کے اسلوب میں کیا گیاہے۔صوتی آہنگ اور ردہم موجود ہے۔موزونیت بھی ہے۔یہ ترجمہ اصل تفہیم القرآن سے لیا گیاہے اور اس کو منظوم شکل میں دیا گیاہے۔سورت والضحیٰ کا ترجمہ بحرِ رجز میں کیا گیاہے۔

۷۔نورِ قرآن اردو منظوم ترجمہ قرآن اور منظوم انگلش ترجمہ قرآن از محمد علی شجاع (پیدائش ۱۹۵۵ء)

مترجم کے حالاتِ زندگی

محمد علی شجاع احمد ۲۴ فروری ۱۹۵۵ء کو کیپٹن حاجی امیر محمد خان کے گھر موضع ڈھلی تحصیل تلہ گنگ میں پیدا ہوئے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم راولپنڈی سے حاصل کی۔میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول لال کڑتی راولپنڈی سے نمایاں نمبروں سے پاس کی اور ایف اے کی تعلیم اصغر مال کالج راولپنڈی سے حاصل کی۔روحانی تعلق حضرت خواجہ فقیر فضل داد آف ناڑہ تحصیل پنڈی گھیب سے تھا۔۱۹۷۶ء میں حبیب بینک میں ملازمت مل گئی۔۱۹۹۷ء میں رضاکارانہ طور پر بینک سے مستعفی ہونے کے بعد اپنے آبائی گاؤں میں منہاج پبلک سکول کے طلبہ کی تعلیم وتربیت پر توجہ دی اور طلبہ کے لیے نماز کا اردو اور انگریزی میں منظوم ترجمہ کیا۔طلباء کے لیے نعتیں اور ملی نغمے تحریر کیے۔اسی اثناء میں ان کو سکول کے طلبہ کے لیے انگلش اور اردو میں منظوم ترجمہ کا خیال آیا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مولانا احمد رضا خان بریلوی (متوفیٰ 1921) کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کو بنیاد بنایا۔

---

[19] آزاد نظم میں بحر کی پابند ہوتی ہے۔بحر کے ارکان کی تقسیم شاعر کی صوابدید پر ہوتی ہے۔بعض اوقات ایک رکن دو مصرعوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔اس وجہ سے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے نیساں، گلستانِ ادب، اسلام آباد، I-8-3 گلی نمبر ۵۶ مکان نمبر ۴۱۳، ط ۲۰۰۵ء، ص ۱۲۹۔

Nīsān, Gulistān e adab, Islāmābād, I-8/3 Street no 56, House no 413, Published 2995, P 129.

[20] قرآن مجید کے الفاظ میں صرف کوثر کا لفظ موجود ہے۔مترجم نے تسنیم کا ذکر اپنے پاس سے اضافی کیا ہے۔مزید دیکھیے سعید اکرم، تیرا وجود الکتاب، لاہور، دار النوادر، ط ۲۰۱۷ء، ص ۱۲۱

Sa‘īd ’Akram,Tīrā wajūd al-kitāb, Lāhore, dār al-nawādir, 2017, p121

منظوم ترجمہ قرآن کا تعارف:

محمد علی شجاع نے اردو میں منظوم ترجمہ قرآن مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کو بنیاد بنا کر کیا ہے۔ آپ نے اردو میں منظوم ترجمہ قرآن **"نور ایمان"** اور انگلش میں **Light of Faith** کا آغاز ۱۹۹۷ء میں آغاز کیا۔ ۲۰۰۰ء میں مکمل ہونے بعد مسلسل اس پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ مترجم نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ کو بنیاد بنایا ہے۔ شاہ عبد القادر محدث دہلوی اور پیر کرم شاہ الازہری کے تراجم سے بھی استفادہ کیا ہے۔ نماز کے منظوم ترجمہ کے بعد مکمل قرآن مجید کا ترجمہ کرنا شروع کیا اور ۲۰۰۰ء میں مکمل کیا۔ مصنف کے نزدیک اس ترجمہ کا اہم مقصد یہ ہے کہ نوجوان نسل آسانی کے ساتھ مفاہیمِ قرآن کو سمجھ سکے اور الفاظِ قرآنی کے حفظ کے ساتھ ترجمہ قرآن کو بھی حفظ کر سکے۔

منظوم ترجمہ کا اسلوب اور خصوصیات

۱۔ اردو اور انگلش دو زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل منظوم ترجمہ قرآن ہے اور یہی اس کی انفرادیت ہے۔ محمد علی شجاع کا انگلش میں منظوم ترجمہ خطہ پوٹھوہار میں اکیلا ترجمہ ہے جو انگریزی زبان میں منظوم تحریر کیا گیا ہے

۲۔ آدابِ رسالت کو بطورِ خاص ملحوظ رکھا گیا۔ اسی لیے أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى ووجدَكَ ضَالّاً فَهَدَى ترجمہ جو یائے راہ پایا تو راہ سجھا دی کیا ہے۔ مطلوب تک اس کی طلب میں گم پایا اور مَطلوب تک اپنے پیار میں گم پایا۔

۳۔ مضامینِ قرآن کی ترجمانی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر متن میں قوسین میں مختصر الفاظ میں تفسیر بھی دی گئی ہے۔ مثلا سورت العصر کے آخر میں شعر کے مصرعہ کو مکمل کرنے کے لیے دوسرا مصرعہ مکمل قوسین میں دیا گیا ہے (اپنی عمر گزاریں نیکی میں نقصان نہ ہو گا)

۴۔ اردو اور انگریزی میں منظوم ترجمہ آسان الفاظ میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان تراجم میں صوتی آہنگ موجود ہے۔

۴۔ بعض مقامات پر قرآنی الفاظ کی شانِ شایان تفہیم کے لئے مکمل جملہ میں اس کی ترجمانی کی ہے مثلا اللہ الصمد کا ترجمہ ایک لائن میں کیا ہے۔

۵۔ قرآنی عربی متن کے بغیر مُعرّیٰ ترجمہ ہے۔ کسی بھی مقام پر تفسیری حاشیہ نہیں دیا گیا۔ اگر کسی لفظ کے ایک سے زیادہ مفاہیم ہیں تو بعض مقامات پر تمام معانی کو متن میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلا أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى

میں یتیم اور دوسرا معنیٰ یکتا بھی ذکر کیا۔ بعض مقامات پر تین چار مفاہیم کو ایک مصرعہ یا شعر میں شامل کر دیا گیا مثلا
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ نماز سے فارغ ہو کر دعا میں محنت کر۔ زیادہ تراجم کو انگلش ترجمہ میں سمو دیا[21]۔
تمہیں(یتیم نہ|ویکتانہ پایا کیا اس نے پس جگہ عطا کی تم کو　اور تمہیں پایا جو جویائے راہ تو راہ سجھا دی تم کو(۷)
اور مطلوب تک(اس کی طلب| اپنے پیار)میں گم پا کر پہنچایا تم کو)اور تمہیں جب پایا حاجت مند غنی فرما دیا تم کو(۸)
بہتر تو یہ ہے کہ ایک راجح مفہوم کو متن میں ذکر کیا جائے اور دوسرا مفہوم حاشیہ میں دیا جائے۔ سورۃ فاتحہ کے ترجمہ میں اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے دونوں تراجم کیے ہیں۔ دکھا اور چلا ہم کو(اے پیارے مالک)سیدھا رستا۔
۶۔ محمد علی شجاع کا منظوم ترجمہ قرآن میں اسلوب بنیادی طور پر توضیحی اور تفسیری ہے۔ ان کے ترجمہ میں کئی مقامات پر توضیحی اضافہ جات ہیں۔ اس ترجمہ کو ایک توضیحی اور تفسیری ترجمہ کہنا مناسب ہے۔
۷۔ بسم اللہ کا ترجمہ ایک مصرعہ شمار کیا ہے۔ ہر سورت کے آغاز میں بسم اللہ کا ترجمہ ایک مصرعہ میں تحریر کیا گیا ہے۔
۸۔ قوسین کا بکثرت استعمال کیا گیا ہے۔ آیات کے نمبر کا اندراج ہر مصرعہ کے آخر میں دیا گیا ہے۔
نمونہ کے طور پر سورۃ الکوثر کا منظوم ترجمہ دیا جا رہا ہے

سورۃ الکوثر کا منظوم اردو ترجمہ

(پاک)اللہ کے نام سے، بے حد مہر نہایت رحمت والا　(اے محبوب ﷺ)ہمیں نے تم کو، کثرت سے ہر خیر عطا کی
(کثرت بھی ایسی، کہ جس کی نہیں کوئی حد اور نہ گنتی)　پڑھو نماز پس اپنے(سچے)رب کی(جس نے شان یہ بخشی)
اور(اسی کے نام پہ، اس کے لیے حبیب ﷺ)کرو قربانی ہونا ہے بے نام ونشان اسی کو، جو تمھارا بیری

سورۃ کوثر کا منظوم ترجمہ بحر متقارب اثرم مقبوض محذوف مضاعف میں کیا گیا ہے۔
انگلش میں منظوم ترجمہ میں بھی محمد علی شجاع کا اسلوب توضیحی ہے اور انہوں نے قوسین کا بکثرت استعمال کیا ہے اور ان میں ترجمہ میں توضیحی و تشریحی اضافہ جات اور ایک سے زائد تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔ ہیں۔ سورۃ الاخلاص کا ترجمہ نمونہ کے طور پر دیا جا رہا ہے

In the name of Allah ,the Beneficent,the Mercifil.
Say you(O beloved prophet)He is Allah.He is one.
{Allah Whom everyone needs,but He is need of none\
Allah is everlasting.(He is the un-wanting one)}

---

[21] بہتر تو یہ ہے کہ ایک راجح مفہوم کو متن میں ذکر کیا جائے اور دوسرا مفہوم حاشیہ میں دیا جائے

He is not begotten any, nor is he begotten
Nor is there equal(comparable)to Him anyone[22]

بعض مقامات پر انگلش ترجمہ کے متن میں ایک ہی لفظ کے ایک سے زائد سے تراجم قوسین میں دیے گئے ہیں جس سے ترجمہ میں طوالت آگئی ہے۔مناسب یہ ہے کہ الفاظِ قرآنی کا راجح ترجمہ متن میں دیا جائے اور ایک سے زائد تراجم متن میں دینے کے بجائے حاشیہ میں دئے جائیں۔ایک سے زائد تراجم نثر میں بھی مشکل سے سما سکتے ہیں چہ جائیکہ منظوم ترجمہ میں ان کو دیا جائے۔وزن بھی ٹوٹ جائے گا اور تسلسل بھی نہیں رہے گا اور دو تراجم ایک ساتھ دینے سے قارئین پڑھتے وقت دِقّت میں پڑ سکتے ہیں لہذا متن میں ایک ہی ترجمہ شامل کیا جائے۔سورت والضحیٰ کے ترجمہ میں کئی الفاظ کے ایک سے زائد معانی قوسین میں دیے گئے ہیں۔سورۃ والضحیٰ ملاحظہ کیجیے

Did He not found you(orphon,unique)so gave you (proction,eminence)

انگلش منظوم ترجمہ میں بعض مقامات پر ایک لفظ کے دو معانی اور تراجم ذکر کیے گئے ہیں۔ یَتِيماً اور فَآوَى کے انگلش میں دونوں تراجم ذکر کیے ہیں۔

Guide us(to,in)the straight<right)path (leading towards you o lord)
Nor of those who (are in error ,went astray (grant this request of ours)

خطہ پوٹھوہار کی کچھ اور شخصیات نے بھی جزوی منظوم تراجم کیے ہیں۔فضل حق نصیر نے پنجابی آیت الکرسی کا منظوم ترجمہ،ماجد صدیقی نے اردو میں،ڈاکٹر باقر وسیم قاضی اور راجہ شاہد رشید نے پوٹھوہاری میں منظوم جزوی تراجم کیے ہیں۔ان کے تراجم غیر مطبوعہ اور دستیاب نہیں ہیں۔

نتائج البحث

خطہ پوٹھوہار ایک علمی خطہ ہے جہاں اس خطہ کے اہلِ علم نے متنوع اصنافِ سخن میں علمی خدمات سر انجام دی ہیں۔انہوں نے نظم کی مختلف اقسام اور ہیئت میں قرآن پاک کے منظوم تراجم تحریر کیے ہیں۔یہ تراجم اردو انگلش،پنجابی اور پوٹھوہاری زبانوں میں آزاد نظم،پابند نظم، نظم معریٰ،غزل،مثنوی،قطعہ،مسدس،کی ہیئت میں کیے گئے ہیں اور یہ تراجم مکمل اور جزوی دونوں طرح ملتے ہیں۔نیساں اکبر آبادی اور محمد علی شجاع کے اردو میں مکمل تراجم ہیں۔محمد علی شجاع کے اردو ترجمہ کے ساتھ انگلش میں بھی ان کا اپنا لکھا ہوا منظوم ترجمہ ہے۔میاں محمد کا منظوم ترجمہ پنجابی میں ہے۔زیادہ تر تراجم جزوی ہیں۔اس آرٹیکل میں خطہ پوٹھوہار کے بارہ مترجمین کے تراجم کی

[22] محمد علی شجاع سے مورخہ 5 فروری 2022 کو راولپنڈی میں ان کے گھر تفصیلی ملاقات ہوئی۔ان کے غیر مطبوعہ منظوم ترجمہ قرآن مجید کے نمونے ان سے حاصل کیے گئے۔

نشاندہی کی گئی ہے جنہوں نے منظوم تراجم کیے ہیں۔ اس خطہ کے علماء نے قرآن مجید کے فہم اور تفہیم کے لیے حتیٰ الوسع کوشش کی ہے اور قرآنی احکام اور تعلیمات کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان مترجم شخصیات میں بعض پختہ اہلِ علم بھی ہیں جنہوں نے براہِ راست قرآن مجید کے متن کو مدّ نظر رکھ کر منظوم تراجم کیے ہیں۔ بعض شعراء نے مستند علماء کے تراجم کو پیش نظر رکھ کر منظوم تراجم کیے ہیں۔ مولانا ظہور الحق اور پیر نصیر الدین کے جزوی منظوم تراجم فنی لحاظ سے بہترین اور مستند منظوم تراجم ہیں لیکن یہ دونوں تراجم کچھ سورتوں اور آیات تک محدود ہیں۔ یہ تراجم، قرآن مجید کے مستند تراجم کو پیشِ نظر رکھ کر کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ فی نفسہ انتہائی نازک اور ذمہ داری کا کام ہے۔ اس لیے مترجِم کے لیے قرآنی علوم، احادیث پر عالمانہ دسترس کے ساتھ عربیت میں پختگی، علمِ عروض میں مہارت، ترجمہ و تفسیر قرآن سے مناسبت بھی ضروری ہے اور کامل مفہوم کی ادائیگی کے لیے مترجم کا دونوں زبانوں پر عبور ضروری ہے تاکہ قرآن مجید کے مفاہیم کی تفہیم میں کمی بیشی سے بچا جاسکے۔

سفارشات

۱۔ منظوم ترجمہ قرآن میں تفسیری اضافہ جات کو قوسین میں دیا جائے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ منظوم ترجمہ کرتے ہوئے اضافہ جات بقدر ضرورت ہوں.

۲۔ منظوم تراجمِ قرآن کے جائزہ کے لیے اصنافِ سخن کے فنی ماہرین اور مستند علماء پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے جو کسی بھی منظوم ترجمہ کے منظرِ عام پر آنے پر اس کا فنی، ادبی اور علمی جائزہ لے کر اشاعت کی اجازت دے۔

۳۔ منظوم تراجم کے ساتھ متنِ قرآن لازمی شائع کیا جائے

۴۔ غیر مطبوعہ منظوم تراجم کو شائع کیا جائے اور مشکل الفاظ کی شرح کی جائے۔

۵۔ ان منظوم تراجم پر انفرادی طور مقالات لکھوائے جائیں۔

۶۔ منظوم ترجمہِ قرآن کے بجائے قرآن مجید کی منظوم ترجمانی سے موسوم کرنا چاہیے۔

۷۔ ان منظوم تراجم کے ساتھ نثر یا نظم میں مختصر تفسیری حواشی بھی شائع کیے جائیں تاکہ اگر کسی مقام پر قارئین کو تشنگی محسوس ہو تو اس کی وضاحت حواشی میں ہو جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License